حل شدہ مشقیں

برائے جماعت پنجم

باب نمبر: دوم

ایمانیات

مشق

۱۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱۔ (د)

۲۔ (ا)

۳۔ (ا)

۴۔ (د)

۵۔ (د)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ قیامت

۲۔ کھیل کود

۳۔ نافرمانی

۴۔ اعمال نامہ

۵۔ کھیتی

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

۱۔ آخرت کے معنیٰ ''بعد میں آنے والی'' کے ہیں۔ آخرت سے مراد دنیا کے بعد شروع ہونے والی زندگی ہے۔

۲۔ میدان حشر میں میزان عدل قائم ہوگا۔ میزان کے ایک پلڑے میں انسان کے نیک اعمال اور دوسرے پلڑے میں اس کے برے اعمال ڈالیں جائیں گئے۔ اگر نیکیوں کا وزن زیادہ ہوگا تو وہ بخش دیا جائے گا اور رحمت کے فرشتے اسے جنت میں لے جائیں گئے۔

۳۔ لذتوں کو توڑنے والی (موت) کو کثرت سے یاد کیا کرو۔

۴۔ آخرت میں کامیابی کے لیے ہمیں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے۔

۵۔ دنیا کی یہ زندگی ہمارے لیے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس نعمت کا پورا پورا حق ادا کریں اپنی زندگی اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کے احکامات کے مطابق گزاریں اور آخرت میں جنت کے حق دار بنیں۔

۴۔ تفصیلی جواب تحریر کیجئے۔

ا۔ دنیا کی یہ زندگی ہمارے لیے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس نعمت کا پورا پورا حق ادا کریں اپنی زندگی اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات کے مطابق گزاریں اور آخرت میں جنت کے حق دار بنیں۔

- انسان با مقصد زندگی گزارتا ہے۔
- دل میں نیکی سے رغبت اور برائیوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔
- انسان کے اندر احساس ذمہ داری کا حصول ممکن ہو جاتا ہے۔
- انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچ جاتا ہے۔
- جنت کے حصول اور سزا سے بچنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ اس دنیا کی مثال ایک کھیتی کی طرح ہے۔ کسان جو فصل چاہتا ہے اسی کا بیج زمین میں بوتا ہے۔ اگر وہ فصل پر پوری توجہ دے اس کی ہر طرح سے حفاظت کرے تو یقیناً وہ اپنی محنت کا پورا پھل پائے گا۔ انسان اور اللہ تعالیٰ کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔

سرگرمیاں:

جنت میں جانے کے لیے کون سے کام کرنے چاہییں؟

ا۔ انسان با مقصد زندگی گزارے ۲۔ دل میں نیکی سے رغبت اور برائیوں سے نفرت ہو

۳۔ انسان اللہ کی نافرمانی سے بچے ۴۔ انسان کے اندر احساسِ ذمہ داری ہو۔

۵۔ جنت کے حصول اور سزا سے بچنے کا جذبہ پیدا ہونا چاہیے۔

باب نمبر: دوم

ختم نبوت اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مشق

ا۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

ا۔ (ا)

۲۔ (ا)

۳۔ (ا)

۴۔ (د)

۵۔ (ا)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ نبیوں اور رسولوں کا سلسلہ

۲۔ اسوۂ حسنہ

۳۔ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۴۔ رسول

۵۔ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

۱۔ اطاعت رسول کا مطلب ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں جن باتوں پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے ان پر عمل کریں اور جن کاموں سے منع کیا ہے، ان سے رُک جائیں۔

۲۔ عقیدہ ختم نبوت سے مراد ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی اور رسول پیدا نہیں ہوگا۔

۳۔ سنت سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے۔ دین اسلام میں سنت کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ سُنّت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر اسلامی احکام پر پوری طرح عمل کرنا ممکن نہیں ہے۔

۴۔ دنیا و آخرت کی کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ ہم عبادات، رسم رواج، معمولات اور زندگی کے ہر شعبے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کریں۔ اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔

۴۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

۱۔ شریعت کی اصطلاح میں سنت سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے۔ دین اسلام میں سنت کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ سُنّت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر اسلامی احکام پر پوری طرح عمل کرنا ممکن نہیں ہے مثلاً قرآن مجید میں نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے مگر نماز کا طریقہ نہیں سکھایا۔ روزے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے مگر روزے کے اوقات بیان نہیں کیے۔ یہی معاملہ زکوٰۃ، حج اور دیگر احکام کا ہے۔ ان تمام احکامات کی تفصیل ہمیں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتی ہے۔ بالکل اسی طرح ہمیں تجارت، سیاست، عدالت وغیرہ جیسے معاملات زندگی بھی سنت نبوی سے ملتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔

۲۔ ختم کے لغوی معنی مہر کے ہیں اور عقیدہ ختم نبوت سے مراد ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی اور رسول پیدا نہیں ہوگا۔ اگر کوئی شخص حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے تو جھوٹا اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس عقیدہ کی شریعت کی اصطلاح میں عقیدہ ختم نبوت

کہتے ہیں۔ختم نبوت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔ ترجمہ: حضرت (رسول اللہ خاتم النبیین) نہیں ہیں تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دین اسلام کی تکمیل کر دی گئی ہے۔اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت میں سابقہ تمام انبیائے کرام علیھم السلام کی تعلیمات شامل ہیں۔اس لیے ہماری کامیابی کا واحد حل قرآن وسنت پر عمل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت ہے۔

والدین اور اساتذہ کرام کی مدد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنّتیں نبوی لکھیے۔

۱۔ نماز پڑھنے کا طریقہ

۲۔ روزہ رکھنا اور اُسے نبھانے کا طریقہ

۳۔ زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ

۴۔ تجارت کرنے کا طریقہ

باب نمبر: دوم

(ب) عبادت

(ا) زکوٰۃ

مشق

۱۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱۔ (ا)

۲۔ (ب)

۳۔ (ب)

۴۔ (ج)

۵۔ (د)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ زکوٰۃ

۲۔ راستے

۳۔ سات سو

۴۔ معاشی نظام

۵۔ حقوق العباد

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

۱۔ زکوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنیٰ ہیں ’’پاک ہونا اور بڑھنا‘‘۔ اصطلاح میں زکوٰۃ کے معنی ہیں حلال کمائی میں سے اسلامی قانون کے مطابق ایک مقرر شرح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس کے راستے میں خرچ کرنا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔

۲۔ ترجمہ: ’’اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو‘‘

۳۔ زکوٰۃ ہجرت مدینہ کے بعد فرض کی گئی۔

۴۔ نظام زکوٰۃ کی بدولت معاشرے میں خوش حالی پیدا ہوتی ہے۔ زکوۃ سے معاشرے کے نادار اور غریب افراد کی مدد ہوتی ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال کی محبت کم ہوتی ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال داروں اور ناداروں میں باہمی محبت اور الفت پیدا ہوتی ہے۔

۵۔ ہمیں چاہیے کہ زکوٰۃ ادا کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں کہ یہ صرف اصل حق دار کو ملے۔ اس سے معاشرے کے اندر خوش حالی اور ترقی ہو گئی۔

۴۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

۱۔ زکوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنیٰ ہیں ’’پاک ہونا اور بڑھنا‘‘۔ اصطلاح میں زکوٰۃ کے معنی ہیں حلال کمائی میں سے اسلامی قانون کے مطابق ایک مقرر شرح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس کے راستے میں خرچ کرنا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔ قرآن مجید میں نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کے ادا کرنے کا بھی بار بار ذکر آیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
ترجمہ: ’’اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو‘‘۔ زکوٰۃ ایک ایسی عبادت ہے جس میں اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق یکجا ہو جاتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے جہاں ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرض کو ادا کرتا ہے وہاں ساتھ ہی حقوق العباد کرتا ہے۔ زکوٰۃ دراصل حقوق اللہ اور حقوق العباد کا حسین مزاج ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کا بہت بڑا ثواب ہے۔ اور اس کا ادا نہ کرنے کا بہت بڑا گناہ ہے۔ مال و دولت دراصل اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زکوٰۃ کی رقم مستحق افراد کو ادا کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی خوش نودی اور رضا حاصل ہوتی ہے۔ جو انسان کو دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی سے ہم کنار کرتی ہے۔

۲۔ نظام زکوٰۃ کی بدولت معاشرے میں خوش حالی پیدا ہوتی ہے۔ زکوٰۃ سے معاشرے کے نادار اور غریب افراد کی مدد ہوتی ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال کی محبت کم ہوتی ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال داروں اور ناداروں میں باہمی محبت اور الفت پیدا ہوتی ہے۔

- زکوٰۃ دینے سے ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

- زکوٰۃ دینے سے انسان کے دل سے مال کا لالچ ختم ہوجاتا ہے۔
- زکوٰۃ سے ملکی نظامِ معیشت مضبوط ہوجاتا ہے۔

سرگرمیاں

۱۔ زکوٰۃ سے ہمارے معاشرے پر کیا اثر ہوتا ہے؟ لکھیں اور رنگ بھریں۔

- ایک دوسرے سے ہمدردی اور محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- انسان کے دل سے مال کا لالچ ختم ہوجاتا ہے۔
- معاشرہ غربت، تنگ دستی اور افلاس سے پاک ہوتا ہے۔
- ملکی نظام سے معیشت مضبوط ہوتی ہے۔

باب نمبر: دوم

جمعۃ المبارک کی فضیلت

مشق

۱۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱۔ (د)

۲۔ (ا)

۳۔ (ا)

۴۔ (د)

۵۔ (د)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ فرض

۲۔ بیٹھ

۳۔ خطبہ

۴۔ امن اور بھائی چارہ

۵۔ مل جل

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

ا۔ قرآن مجید میں نماز جمعہ کو ادا کرنے کے بارے میں ارشاد ہے۔ ترجمہ: ''مومنو! جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد (یعنی نماز) کے لیے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت ترک کردو۔ اگر سمجھو تو یہ تمھارے حق میں بہتر ہے۔

۲۔ نماز جمعہ کی فضیلت کا اندازہ اس حدیث نبوی سے لگایا جاسکتا ہے۔ بے شک یہ (جمعہ) عید کا دن ہے۔

۳۔ • جمعہ کی نماز مسجد میں باجماعت پڑھنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

• نماز جمعہ کے خطبے کو توجہ اور خاموشی سے سننا ضروری ہے۔

۴۔ لوگ نماز جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا۔

۵۔ جمعہ کے دن غسل کرنا صاف اور پاکیزہ کپڑے پہننا، لباس پر خوش بو لگانا، مسواک کرنا، بال اور ناخن تراشنا اور وقت پر مسجد میں پہنچ کر توجہ سے خطبہ سننا مسنون ہے۔

۴۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ا۔ نماز جمعہ مسلمانوں پر فرض ہے۔ جسے شرعی عذر کے بغیر ترک کرنا گناہ ہے۔ قرآن مجید میں اس کی بڑی تاکید آئی ہے۔ سورۃ الجمعۃ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ترجمہ: ''مومنو! جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد (یعنی نماز) کے لیے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت ترک کردو۔ اگر سمجھو تو یہ تمھارے حق میں بہتر ہے۔ نماز جمعہ کی فضیلت کا اندازہ اس حدیث نبوی سے لگایا جاسکتا ہے۔ بے شک یہ (جمعہ) عید کا دن ہے۔

۲۔ اسلام مل جل کر زندگی گزارنے پر زور دیتا ہے۔ جمعۃ المبارک کے دن مسلمان جامع مسجد مُیں اکٹھے ہو کر نماز پڑھتے ہیں۔ جمعہ کے دن مسجد میں اکٹھے ہونے والے مسلمان، خطیب کے وعظ کو پوری توجہ سے سنتے ہیں۔ نماز جمعہ کی بدولت مسلمانوں کے آپس کے تعلقات خوش گوار ہوتے ہیں۔

آپس میں محبت اور امن کی فضا پیدا ہوتی ہے۔۔ معاشرے میں امن اور بھائی چارہ قائم ہوتا ہے۔

سرگرمیاں برائے طلبا

ا۔ نماز جمعہ میں کیے جانے والے کاموں کے نام لکھیے اور رنگ بھریے۔

بال اور ناخن تراشنا　　غسل کرنا　　پاکیزہ کپڑے پہننا　　وقت پر مسجد پہنچ کر توجہ سے خطبہ سننا

باب نمبر: دوم

عیدین

مشق

۱۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱۔ (د)

۲۔ (ب)

۳۔ (ا)

۴۔ (ا)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ خوشی منانے

۲۔ مخصوص رقم

۳۔ خطبہ

۴۔ مصافحہ

۵۔ نمود و نمائش اور اسراف سے پرہیز

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

۱۔ رمضان المبارک کے مقدس ماہ کے اختتام پر جب نیا چاند نظر آتا ہے تو ماہ شوال کی پہلی تاریخ کو عید الفطر منائی جاتی ہے۔

۲۔ عید الفطر کی نماز پڑھنے سے پہلے فطرانہ ادا کرنے کا حکم ہے۔ فطرانہ وہ مخصوص رقم ہے جو حیثیت والے مسلمان سامان یا رقم کی صورت میں اپنے گھروں کے تمام افراد کی طرف سے غریب، نادار اور مستحق افراد کو اپنی خوشیوں میں شریک کرنے کے لیے دیتے ہیں۔

۳۔ دین اسلام عیدین کے موقع پر نمود و نمائش اور اسراف سے پرہیز کا درس دیتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم عیدین کو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے نبی ﷺ کے احکامات کے مطابق منائیں اور مستحق لوگوں کو اپنی خوشیوں میں شریک کریں۔

۴۔ دنیا بھر کے مسلمان ہر سال عید الاضحیٰ مناتے ہیں۔ 10 ذوالحجہ کو نماز عید ادا کرنے کے بعد سے لے کر 12 ذوالحجہ تک قربانی کی جاسکتی ہے۔ درحقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ عظیم قربانی تمام مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنی سب

سے پیاری چیز کو قربان کرنے کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔

۵۔ عیدین ایک طرف تو مسلمانوں کو تفریح اور خوشی منانے کا موقع فراہم کرتی ہیں تو دوسری طرف آپس میں میل جول ، باہمی تعاون، اللہ تعالیٰ کی یاد اور غریبوں کی مدد کا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔

۴۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

ا۔ عیدین کے دن سورج کے طلوع ہونے کے کچھ دیر بعد مسلمان کھلے آسمان میں جمع ہو کر یا مسجد میں جا کر دو رکعت نماز عید ادا کرتے ہیں۔ نماز عید میں تمام نمازوں سے کچھ زیادہ تکبیرات کہی جاتی ہیں۔ جمعہ کی نماز کی طرح عید کی نماز کے ساتھ بھی خطبہ دیا جاتا ہے۔ اس خطبے میں مسلمانوں کو آپس میں پیار و محبت اور ہمدردی کا درس دیتا ہے۔ انھیں قربانی اور فطرانے کے مقاصد سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس خطبے کو خاموشی اور توجہ سے سنیں۔

عید کے موقع پر چند آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے:

- عید کے دن غسل کر کے صاف ستھرے کپڑے پہننے چاہییں اور خوش بو لگانی چاہئے۔
- نماز عید ادا کرنے کے لیے جاتے وقت راستہ تبدیل کرنا چاہیے۔
- عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے میٹھی چیز کھانا جبکہ عید الاضحیٰ کے دن کچھ کھائے بغیر جانا سنت ہے۔
- عید گاہ جاتے اور آتے وقت بلند آواز سے تکبیرات پڑھنی چاہییں۔

۲۔ نماز عید کے بعد تمام مسلمان ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے اور گلے ملتے ہیں۔ ہر قسم کی نفرتوں اور رنجشوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ اس عمل سے مسلم معاشرے میں محبت اور الفت کا اظہار ہوتا ہے۔ عید کی نماز کے لیے بڑے بڑے اجتماعات ہوتے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کی قوت اتفاق اور اتحاد کا اظہار ہو۔ صاحب حیثیت لوگوں کو یہ ترغیب دی گئی ہے کہ وہ غریبوں اور محتاجوں کو فطرانہ اور قربانی کا گوشت دیں۔ اس طرح امیر، غریب سب خوشیوں میں شریک ہو کر اخوت اور بھائی چارے کی عمدہ مثال پیش کرتے ہیں۔ دین اسلام عیدین کے موقع پر نمود و نمائش اور اسراف سے پرہیز کا درس دیتا ہے ہمیں چاہئے کی ہم عیدین کو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے مطابق منائیں اور مستحق لوگوں کو اپنی خوشیوں میں شریک کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- عیدین کے موقع پر آپ کیا کام کرتے ہیں لکھیں اور رنگ بھریں۔
- ذوق وشوق اور عقیدت سے مناتے ہیں۔
- عید الفطر پڑھنے کے بعد ضرورت مندوں میں فطرانہ دیا جاتا ہے۔
- عید الفطر پڑھنے سے پہلے مٹھا کھانا اور عید الاضحیٰ نماز کے بعد کھانا کھاتے ہیں۔

- نمازعیدین پڑھنے جاتے ہیں۔
- عیدالاضحیٰ پڑھنے کے بعد گوشت تقسیم کرتے ہیں۔

باب نمبر: سوم

معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مشق

ا۔ درست جواب کا انتخاب کیجئے۔

ا۔ (ا)

۲۔ (ا)

۳۔ (ا)

۴۔ (د)

۵۔ (ب)

۲۔ خالی جگہ پر کیجئے۔

ا۔ سیر

۲۔ بُراق

۳۔ امامت

۴۔ معجزہ

۵۔ عرشِ مُعلیٰ

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

ا۔ معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ سفر ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد اقصیٰ تک اور پھر وہاں سے ساتوں آسمانوں کی سیر کرائی۔

۲۔ معراج کے معنی بلندی اور اسراء کے معنیٰ سیر کرنے کے ہیں۔

۳۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔ ترجمہ:''وہ (ذات) پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام یعنی (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تا کہ ہم اسے اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔

۴۔ بیت المعمور عین خانہ کعبہ کے اوپر ہے ہر روز ستر ہزار فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں۔ جو فرشتہ ایک بار طواف کرلیتا ہے پھر قیامت تک اس کی باری نہیں آئے گی۔

۵۔ معراج النبی کا واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت بڑا معجزہ ہے۔ اس واقعے سے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور بزرگی کا پتہ چلتا ہے۔ اس واقعے سے ہمیں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ وقت کا چلنا اور فاصلوں کا سمٹنا سب اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں غور وفکر کریں تاکہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوسکیں۔

۴۔ تفصیلی جواب تحریر کریں۔

۱۔ نبی کریم نے اس سفر کا ذکر کفار مکہ سے کیا تو انھوں نے آپؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کا یقین نہیں کیا۔ کچھ لوگ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور انھیں اس واقعہ کی خبر سنادی اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بات سچ فرمائی ہے تو سچ ہے۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ کو صدیق کا لقب عطا فرمایا۔

۲۔ واقعہ معراج اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

واقعہ معراج نبوت کے گیارھویں سال ہوا جب نبی اکرمؐ اپنی چچی زاد بہن اُمّ ہانی ؓ کے گھر آرام فرما رہے تھے۔ معراج النبیؐ سے مراد ہی نبی اکرمؐ کا وہ مبارک سفر ہے جس پر آپؐ حضرت جبرئیلؑ کے ہمراہ بُرّاق پر مسجد اقصیٰ تک پہنچے، وہاں سے آسمانوں کی طرف سفر شروع ہوا۔ پہلے آسمان پر آپؐ کی ملاقات حضرت آدمؑ سے ہوئی دوسرے پر حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰؑ تیسرے آسمان پر حضرت یوسفؑ، چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ، پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی۔ پھر آپؐ پر بیت المعمور ظاہر کیا گیا جو کہ خانہ کعبہ کے اوپر ہے اور ہر سال ستر ہزار فرشتے اسکا طواف کرتے ہیں جو فرشتہ ایک دفعہ طواف کرے اسکے لیے قیامت تک طواف کرنے کا موقع نہیں آتا یعنی وہ طواف نہیں کرسکتے قیامت تک پھر آپؐ سدرۃ المنتہیٰ پہنچ گئے جہاں پر حضرت جبرئیلؑ رک گئے اس کے بعد نیا سفر ہوا اور پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی اس موقع پر پانچ نمازوں کا تحفہ ملا واپسی پر جنت اور دوزخ دکھائی گئی۔

واقعہ معراج میں جن انبیاءِ کرامؑ کی آپؐ سے ملاقات ہوئی اُن سب کے نام لکھیں۔

- پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام
- دوسرے آسمان پر حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام
- تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام
- چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام
- پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام
- چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ علیہ السلام

• ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام

باب نمبر: سوم

بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ

مشق

ا۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

ا۔ (د)

۲۔ (ب)

۳۔ (ا)

۴۔ (د)

۵۔ (د)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

ا۔ 75لوگ

۲۔ قتل

۳۔ برائی

۴۔ اسلام

۵۔ کامیابی

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

ا۔ نبوت کے بارھویں سال مدینہ منورہ سے بارہ لوگ حج کے لیے مکہ مکرمہ آئے۔ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے منیٰ کی گھاٹی میں ملاقات کی اور اسلام قبول کیا۔ پھر ان لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی۔ تاریخ اسلام میں اس بیعت کا نام بیعت عقبہ اولیٰ ہے۔

۲۔ آپ ﷺ نے حضرت معصب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسلمانوں کے ساتھ تبلیغ اسلام کے لیے مدینہ منورہ روانہ کیا۔

۳۔ نبوت کے تیرھویں سال حج کے موقع پر مدینہ منورہ کے پچھتر ((75 لوگوں نے مکہ مکرمہ سے باہر عقبہ کے مقام پر

رسول اللہؐ سے ملاقات کی اور اسلام قبول کیا۔ اس ملاقات میں آپ ﷺ نے ان سے بیعت لی جسے بیعت عقبہ ثانیہ کہا جاتا ہے۔

۴۔ ۱۔ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے۔

۲۔ چوری اور بدکاری سے پرہیز کریں گے۔

۵۔ بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ ایک عظیم کامیابی ہے۔ یہ بیعت ہجرت مدینہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ جس کے نتیجے میں اسلام کو ایک اہم کامیابی ملی۔ ہمیں چاہئے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے فروغ اسلام میں اپنا کردار ادا کریں۔ اسی میں دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔

۴۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

۱۔ نبوت کے تیرہویں سال حج کے موقع پر مدینہ منورہ کے پچھتر ((75 لوگوں نے مکہ مکرمہ سے باہر عقبہ کے مقام پر رسول اللہؐ سے ملاقات کی اور اسلام قبول کیا۔ اس ملاقات میں آپ ﷺ نے ان سے بیعت لی جسے بیعت عقبہ ثانیہ کہا جاتا ہے۔

یہ بیعت درج ذیل باتوں پر کی گئی:

- نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے۔
- ہر حال میں نبی کریم ﷺ کی اطاعت کریں گے۔
- چوری اور بدکاری سے پرہیز کریں گے۔

بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ کے نتائج:

- بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ کی وجہ سے اسلام پھیلنے لگا۔
- مسلمانوں کے لیے بہتر مستقبل کی راہ ہموار ہوئی۔
- مسلمانوں کی تعداد دن بدن اضافہ ہونے لگا۔
- مدینہ منورہ میں یہودیوں کے سیاسی، مذہبی اور معاشی غلبے کا خاتمہ ہوا۔
- اس بیعت کی وجہ سے مدینہ منورہ پہلی اسلامی ریاست بن گئی۔
- بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ ایک عظیم کامیابی ہے یہ بیعت، ہجرت مدینہ کا پش خیمہ ثابت ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں اسلام کو ایک اہم کامیابی ملی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم نبی کریمؐ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فروغِ اسلام میں اپنا کردار ادا کریں۔ اسی میں دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔

۲۔ بیعت عقبہ واولیٰ وثانیہ کے نتائج:

- بیعتِ عقبہ اولیٰ وثانیہ کی وجہ سے اسلام پھیلنے لگا۔
- مسلمانوں کے لیے بہتر مستقبل کی راہ ہموار ہوئی۔
- مسلمانوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہونے لگا۔

- مدینہ منوّرہ میں یہودیوں کے سیاسی، مذہبی اور معاشی غلبے کا خاتمہ ہوا۔
- اس بیعت کی وجہ سے اوس اور خزرج قبائل کی پرانی دشمنی کا خاتمہ ہوا۔
- اس بیعت کی وجہ سے مدینہ منوّرہ پہلی اسلامی ریاست بن گئی۔

سرگرمیاں:

بیعتِ عقبہ میں شامل چھے افراد کے نام سیرت کی مستند کُتب میں سے تلاش کر کے لکھیں۔

ابواُمامہ

اسید بن حُدیر

سعد ابن عُبادہ

اسد بن زُرارہ

اوٗف بن حارث

رفیع بن مالک

باب نمبر: سوم

ہجرت مدینہ

مشق

ا۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

ا۔ (ا)

۲۔ (ا)

۳۔ (د)

۴۔ (ج)

۵۔ (ا)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

ا۔ ہجرت

۲۔ تیرھویں

۳۔ قریش

۴۔ برہم

۵۔ ریاست

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

ا۔ ہجرت کے لفظی معنیٰ ہیں ''ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا'' اسلامی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے وطن کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہونا ہجرت کہلاتا ہے۔

۲۔ کفار مکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ ﷺ کے بستر پر دیکھ کر سخت برہم ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کی امانتیں واپس کیں اور خود مدینہ منورہ کی راہ لی۔

۳۔ مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ہر کوئی چاہتا تھا کہ آپ ﷺ اس کے مہمان بنیں مگر ٹھوری دیر چلنے کے بعد آپ ﷺ کی اونٹنی حضرت ایوب انصاریؓ کے دروازے کے سامنے بیٹھ گئی۔ اس طرح حضرت ایوب کو آپ ﷺ کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔

۴۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

۵۔ مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کا شان دار استقبال کیا گیا۔

۴۔ تفصیلی جواب لکھیے۔

ا۔ ہجرت مدینہ کے واقعات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

نبوت کے تیرھویں سال ہجرت کا واقعہ پیش آیا جب مدینہ میں اسلام کی روشنی تیزی سے پھیلنے لگی تو نبی پاکؐ نے ہجرت کی اجازت دے دی۔ پھر کفار نے نعوذ باللہ منصوبہ بنایا نبی پاکؐ نے ہجرت مدینہ کے وقت بہت ساری امانتیں تھیں جن کو حضرت علیؓ کے حوالے کیا اور اُن کو اپنے بستر پر لٹا کر مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

۲۔ ہجرت مدینہ کے نتائج:

ہجرت کے لفظی معنیٰ ہیں ''ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا'' اسلامی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی دوسری جگہ پر منتقل ہونے کو ہجرت کہتے ہیں۔

امانتوں کی اہمیت:

ہجرت مدینہ کے وقت بھی نبی پاک ﷺ لوگوں کی امانتیں واپس کرنے کا اہتمام کیا اس سے امانتوں کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

حضرت علیؓ کا کردار:

کفار مکہ کی نبی پاک ﷺ کی نعوذ باللہ قتل کی سازش مدنظر رکھتے ہوئے اللہ کے خوف کے علاوہ کسی کا خوف نہ رکھتے ہوئے نبی ﷺ کے بستر پر لیٹ گئے اور انھیں روانہ کر دیا اور لوگوں کی امانتیں واپس کرنے کے بعد خود مدینہ کی راہ لی۔

ہجرت مدینہ کے بعد نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی اور مسجد نبوی کی تعمیر کی مدینہ منورہ کی صورت میں مسلمانوں کو ایک مضبوط مرکز مل گیا اور یہاں سے اسلام کی تبلیغ کا ایک نیا دور شروع ہوا۔

باب نمبر: سوم

مواخات مدینہ

مشق

ا۔ درست جواب کا انتخاب کیجئے۔

ا۔ (ا)

۲۔ (ا)

۳۔ (ب)

۴۔ (ا)

۵۔ (ج)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ بھائی چارہ

۲۔ مال وجائیدار

۳۔ رشتہ

۴۔ پریشانیوں

۵۔ ایثار

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

۱۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے مہاجرین کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مہاجرین اور انصار میں بھائی چارہ قائم فرمایا جسے مواخات مدینہ کہتے ہیں۔

۲۔ انصار مدینہ نے مہاجرین کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ وہ خودتو تکلیف اُٹھاتے مگر مہاجرین کے آرام کا خاص خیال رکھتے تھے۔

۳۔ جولوگ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آئے مہاجرین کہلائے۔

۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر مواخات مدینہ کا واقع پیش آیا۔

۵۔ مواخات کا یہ رشتہ صرف مال وجائیداد تک ہی محدود نہ تھا بلکہ یہ مضبوط معاشرتی اور اخلاقی تعلقات کی بنیاد بن گیا۔

۶۔ مواخات مدینہ میں امت مسلمہ کے لیے پیغام ہے کہ مسلمانوں میں اصل رشتہ ایمان کا ہے۔

۴۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

۱۔ نبی کریم ﷺ نے انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخات قائم کرنے کے لیے انھیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر جمع کیا۔ پھر ان کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ ان کی کل تعداد نوے 90 تھی۔ آپ ﷺ نے ایک مہاجر کا ہاتھ ایک انصاری کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ آج سے تم بھائی بھائی ہو اس بھائی چارے سے مسلمانوں کے درمیان محبت اور خلوص کا بے مثال رشتہ قائم ہوا۔ انصار مدینہ نے مہاجرین کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ وہ خودتو تکلیف اٹھاتے مگر مہاجرین کے آرام کا خاص خیال رکھتے تھے۔ مواخاتِ کا یہ رشتہ صرف مال وجائیداد تک ہی محدود نہ تھا بلکہ یہ مضبوط معاشرتی اور اخلاقی تعلقات کی بنیاد بن گیا۔ یہ رشتہ نبی کریم ﷺ کی زبردست حکمت ودانائی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں مسلمانوں میں محبت واخوت کا رشتہ قائم ہوا۔ مواخاتِ مدینہ میں اُمتِ مسلمہ کے لیے پیغام ہے کہ مسلمانوں میں اصل رشتہ ایمان کا ہے۔

۲۔
- مواخات مدینہ کی بدولت مہاجرین کی نشانیوں کا خاتمہ ہوا۔
- مواخات مدینہ کی وجہ سے مدینہ منورہ میں اسلامی معاشرہ قائم ہوا۔
- معاشی ترقی کی راہیں کھلی۔

- مسلمان سیاسی قوت بن گئے۔
- یہود کی سازشوں کا سدِ باب ہوا۔
- ایثار کی بہترین مثال قائم ہوئی۔
- مواخات مدینہ سے اسلام دور دور تک پھیل گیا۔
- مہاجرین اور انصار نے اسلام کی اشاعت کے لیے مِل جل کر کام کیا۔

باب نمبر: سوم

مسجد نبوی

مشق

ا۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

ا۔ (ا)

۲۔ (د)

۳۔ (ا)

۴۔ (ا)

۵۔ (د)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

ا۔ مسجد

۲۔ دست مبارک

۳۔ سرگرمیوں

۴۔ اعلیٰ

۵۔ نبویؐ

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

ا۔ جس جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی بیٹھی تھی اسی جگہ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔

۲۔ صفہ کی زمین دو یتیم بچوں سہل اور سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملکیت تھی۔

۳۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ کی فضیلت اس طرح بیان فرمائی: ”میری اس مسجد میں نماز، مسجد حرام کے سوا، تمام مساجد میں نماز سے ایک ہزار درجہ افضل ہے۔

۴۔ مسجد نبوی میں ایک مقام ہے جسے ریاض الجنتہ کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی زمین جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۴۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

۱۔ جس جگہ نبی کریم ﷺ کی اونٹنی بیٹھی تھی اسی جگہ پر آپ ﷺ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ یہ جگہ دو یتیم بچوں سہل اور سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملکیت تھی۔ ان دونوں بھائیوں نے یہ جگہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کی لیکن نبی کریم ﷺ نے قیمت ادا کر کے وہ جگہ خریدی۔ مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا تو نبی کریم ﷺ نے پہلا پتھر اپنے دست مبارک سے رکھا۔ تمام صحابہ کرامؓ نے مسجد کی تعمیر میں بڑے ذوق وشوق، محبت اور عقیدت کے ساتھ حصہ لیا۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے خود بھی مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا۔

مسجد کی دیواریں کچی اینٹوں سے بنائی گئیں۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کھجور کے ستون کھڑے کیے گئے ان ستونوں پر کھجور کی شاخیں، پتے اور گھاس ڈال کر مسجد کی چھت تعمیر کی گئی۔

۲۔ عہد نبوی میں مسجد نبوی ﷺ کی تعلیمی، معاشرتی اور تاریخی اہمیت بہت زیادہ تھی۔ یہاں مسلمانوں کو دین اسلام کی تعلیم دی جاتی اسکے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہاں مشاورت فرماتے تھے۔ مسجد نبوی ﷺ کو مسلمانوں کی ہر قسم کی مذہبی، سیاسی اور معاشرتی سرگرمیوں کے مرکز کی حیثیت حاصل تھی۔ رسول اکرم ﷺ اسی مسجد میں بیٹھ کر مختلف معاشرتی اور بین الاقوامی مسائل سے متعلق صحابہ کرامؓ سے مشورے فرماتے اور احکامات جاری فرماتے۔ اسی لحاظ سے مسجد نبوی تمام شعبوں کا مرکز تھی۔

باب نمبر: سوم

میثاق مدینہ

مشق

۱۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱۔ (ا)

۲۔ (ا)

۳۔ (ا)

۴۔ (ب)

۵۔ (ا)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ اسلام

۲۔ یہود

۳۔ امن

۴۔ تین

۵۔ کفار مکہ

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

۱۔ مدینہ منورہ کے تمام طبکات کے لیے مذہبی آزادی ہوگی۔ایک طبقہ دوسرے طبقہ کے مذہبی معاملات میں دخل نہیں دے گا۔اگر کوئی دشمن مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوتو یہودااور مسلمان مل کر اس کا دفاع کریں گے۔

۲۔ رسول اکرمؐ مدینہ منورہ پہنچے تو اس وقت مدینہ منورہ میں تین قومیں آباد تھیں۔

یہودیوں کے قبائل کے نام درج ذیل ہیں۔

۳۔ i۔ اوس ii۔ خزرج iii۔ یہود

۴۔ میثاق مدینہ کی رو سے مدینہ منورہ کو مقدس شہر قرار دیا گیا جس سے ہر قسم کا فتنہ وفساد ختم ہوگیا۔

۵۔ میثاق مدینہ کی بدولت اسلام اس قدر مقبول ہوا کہ دور دراز کے قبائل مدینہ منورہ آتے اور اسلام قبول کرتے۔اس طرح اسلام کو فروغ حاصل ہوا،مسلمانوں کے جذبے اور حوصلے بلند ہوئے اور وہ سیاسی اور معاشی طور پر مضبوط ہوئے۔

۴۔ تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔

۱۔ میثاق مدینہ کی دفعات درج ذیل ہیں:

- ہر شخص کی جان ومال محفوظ ہوگی۔
- مدینہ منورہ کی حدود میں امن وامان قائم رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔
- کسی بھی جھگڑے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ سے رجوع کیا جائے گا اور آپ ﷺ جو فیصلہ کریں

گے وہ فیصلہ تمام فریق تسلیم کریں گے۔

- مدینہ منورہ کے تمام طبقات کے لیے مذہبی آزادی ہوگی۔ ایک طبقہ دوسرے طبقہ کے مذہبی معاملات میں دخل نہیں دے گا۔ اگر کوئی دشمن مدینہ منورہ پر حملہ آور ہو تو یہود اور مسلمان مل کر اس کا دفاع کریں گے۔
- کسی بھی دشمن سے صلح کی صورت میں دوسرا فریق بھی صلح میں شامل ہوگا۔
- کوئی بھی فریق کفار مکہ کو پناہ نہیں دے گا اور نہ ہی ان سے تجارت کرے گا۔
- جنگ کی صورت میں سب فریق مل کر جنگ کے اخراجات برداشت کریں گئے۔
- مدینہ منورہ کو دارالامان قرار دیا گیا (جہاں جنگ وفساد اور ہتھیاروں کے استعمال کی اجازت نہ تھی۔

۲۔ میثاقِ مدینہ کے اثرات:

- مدینہ میں پہلی منظم اسلامی ریاست وجود میں آئی۔
- اسلامی ریاست کے وجود سے اسلام کو فروغ حاصل ہوا اور ریاست طاقت ور ہوئی۔
- مشرکین اور یہودیوں نے بھی نبی کریم ﷺ کو رہنما اور سربراہ تسلیم کیا۔
- اہل مدینہ کو پر امن اور پرسکون ماحول میسر آ گیا۔
- میثاق مدینہ کی رو سے مدینہ منورہ کو مقدس شہر قرار دیا گیا جس سے ہر قسم کا فتنہ وفساد ختم ہوگیا۔
- میثاق مدینہ کی بدولت اسلام اس قدر مقبول ہوا کہ دور دراز کے قبائل مدینہ منورہ آتے اور اسلام قبول کرتے۔ اس طرح اسلام کو فروغ حاصل ہوا، مسلمانوں کے جذبے اور حوصلے بلند ہوئے اور وہ سیاسی اور معاشی طور پر مضبوط ہوئے۔

باب نمبر : سوم

غزواتِ نبوی

مشق

۱۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱۔ (ا)

۲۔ (ب)

۳۔ (ا)

۴۔ (د)

۵۔ (د)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

ا۔ مذہبی

۲۔ چھوٹی ٹکڑی

۳۔ تجارت

۴۔ 5

۵۔ صبر

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

ا۔ غزوہ کا معنیٰ ہے قصد کرنا، اوراس مراد وہ جنگ ہے جس میں حضرت محمد ﷺ نے خود شرکت کی وہ غزوہ کہلاتا ہے۔

۲۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ: جن مسلمانوں سے (خواہ مخواہ) لڑائی کی جاتی ہے ان کو اجازت ہے (کہ وہ بھی لڑیں) کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے، اور اللہ (ان کی مدد کرے گا) یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔

۳۔ غزوہ کا معنیٰ ہے قصد کرنا، اوراس سے مراد وہ جنگ ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے خود شرکت کی۔

اور سریہ کے لفظی معنی فوج کی چھوٹی ٹکڑی کے ہیں۔ اوراس سے مراد وہ جنگ ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے شرکت نہیں کی ہو بلکہ کسی صحابی کو لشکر کا سپہ سالار مقرر کر کے لشکر روانہ کیا۔

۴۔ غزوہ بدر 17 رمضان المبارک 2 ہجری کو مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ہوا۔ کفار مکہ کے لشکر کی قیادت ابو جہل کر رہا تھا۔ ان کے پاس فوجی ساز و سامان اور اسلحے کے ساتھ ایک ہزار کا جنگی لشکر تھا۔ جب کہ مسلمانوں کے پاس اسلحے کی شدید کمی اور تین سو تیرہ پر مشتمل مجاہدین کا لشکر تھا۔ مگر ان کے دلوں میں جذبہ ایمان تھا۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد ایک ہزار فرشتوں کے ذریعے کی اِسی وجہ سے مسلمانوں کو غزوۂ بدر میں ایک عظیم کامیابی ملی۔

۵۔ غزوہ نبوی ﷺ میں ہمارے لیے ایک اہم سبق ہے کہ فتح و شکست کا انحصار تعداد پر نہیں بلکہ ایمانی جذبے پر ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم ہر حال میں اخلاص، استقامت اور ثابت قدمی اختیار کریں۔ تکالیف اور مصائب میں صبر کریں۔ صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسا کریں اور اسی سے مدد مانگیں۔

۴۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

۱۔ غزوہ کا معنیٰ ہے قصد کرنا اوراس سے مراد وہ جنگ ہے جس میں حضرت محمدؐ نے خود شرکت کی ہو۔مسلمانوں کے ساتھ کفارِمکہ نے کئی جنگیں لڑی جن میں تین بڑے غزوات بدر، احد اور خندق شامل ہیں۔

غزوہ بدر 17 رمضان المبارک 2 ہجری کو مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ہوا۔کفار مکہ کی لشکر کی قیادت ابو جہل کر رہا تھا۔ انکے پاس ایک ہزار کا لشکر تھا جبکہ مسلمانوں کا لشکر تین سوسترہ (۳۱۷) مجاہدین تھے۔اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کیلیئے ایک ہزار فرشتے بھیجے اور یوں مسلمانوں کو اس غزوہ میں فتح ملی۔

غزوہ احد ۳ ہجری کو احد پہاڑ کے قریب ہوا۔کفار مکہ کے لشکر کی قیادت ابوسفیان کر رہا تھا اور اُنکے لشکر کی تعداد تین ہزار تھی جبکہ مسلمانوں کی تعداد سات سو تھی۔اس غزوہ میں مسلمانوں کو مشکل کا سامنا تب کرنا پڑا جب تیرانداز جنگ چھوڑ کر منع کرنے کے باوجود مال غنیمت اکھٹا کرنے لگے تھے اس کے بعد جب مسلمانوں پر حملہ ہوا تو حضرت عبداللہؓ شہید ہو گئے لیکن کفارِمکہ فتح وشکست کا فیصلہ کیے بغیر میدان جنگ سے روانہ ہو گئے۔

غزوہ خندق ۵ ہجری میں ہوا۔کفارِمکہ نے اسکی تیاری خفیہ کر رکھی تھی۔نبی اکرمؐ نے اسکی خبر ملتے ہی حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے سے مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودی۔کفارِمکہ کا لشکر دس ہزار کا تھا اور یہ لشکر خندق دیکھ کر حیران و پریشان رہ گیا۔خندق میں کافر گر جاتے تھے یا عبور کرنے کے سلسلے میں مسلمانوں کے ہاتھوں مرجاتے تھے۔طوفان کے باعث کفار کے خیمے تباہ ہو گئے جسکے بعد مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے عظیم فتح سے نوازا۔

۲۔
- غزوہ بدر سے کفار مکہ کا غرور خاک میں مل گیا اور ان کے زوال کی ابتدا ہوئی۔
- غزوہ بدر کی کامیابی کے بعد اسلام تیزی سے پھیلنے لگا۔
- ان غزوات میں نبی کریم ﷺ نے بہترین حکمت عملی اپنانے کے ساتھ ساتھ مساوات، رحم دلی اور عفو درگزر کی ایسی مثال پیش کی، جو کئی لوگوں کو راہ راست پر لانے کا سبب بنی۔
- غزوہ احد میں منافقین بے نقاب ہو گئے۔
- غزوہ خندق کے بعد کفار مکہ کی طاقت ختم ہو گئی اور وہ مسلمانوں پر حملہ کرنے کے قابل نہ رہے۔
- تمام عرب قبائل پر مسلمانوں کا رعب و دبدبہ بیٹھ گیا۔

باب نمبر : چہارم

رواداری

مشق

۱۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱۔ (ا)

۲۔ (ا)

۳۔ (ج)

۴۔ (ج)

۵۔ (ب)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ کامیاب

۲۔ رواداری

۳۔ صفت

۴۔ حقوق

۵۔ امن وامان

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

۱۔ دین اسلام میں دوسروں کے مذہبی عقائد، جذبات اور رسم رواج کا لحاظ رکھنا رواداری کہلاتا ہے۔

۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بیت المقدس کے مسیحیوں کو واضح طور پر بتایا گیا کہ ان کی عبادت گاہوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔

۳۔ ہمیں ایک دوسرے کے مذہبی عقائد اور معاشرتی رسم رواج کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ کسی کو اس کے مذہب، علاقے، رنگ، یا نسل کی وجہ سے تنگ نہیں کرنا چاہیئے۔

۴۔ بحیثیت مسلمان ہمیں دوسروں کے مذہبی عقائد، جذبات اور رسم و رواج کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

۵۔ اسلامی حکومت اور مسلمانوں کا بھی فرض ہے کہ وہ دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ بحثیت انسان اچھا سلوک کریں اور ان کے بنیادی انسانی حقوق کا خیال رکھیں۔ تاہم رواداری کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ دوسروں کو خوش کرنے کے لیے ہم اپنے عقائد ونظریات کو بدل لیں۔

۴۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

۱۔
- رواداری سے معاشرے میں نفرت اور دشمنی کا خاتمہ ہوگا اور باہمی محبت پیدا ہوگی۔
- معاشرے میں برداشت اور تحمل کی فضا قائم ہوگی۔
- ایک دوسرے کے عقائد ونظریات کو جان کر انھیں پرکھنے میں مدد ملے گی۔
- معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ بن جائے گا۔

- ملک ترقی اور خوش حالی کی راہ گامزن ہو جائے گا۔
- رواداری سے ملک میں امن و امان کی فضا قائم ہو گی۔
- ایک دوسرے کی رائے اور جذبات کے احترام کا سبق ملے گا۔

ہمیں چاہیے کہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے رواداری پر عمل کرتے ہوئے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر عمل کریں۔ اسی کی وجہ سے ہم اپنے معاشرے میں پر امن فضا قائم کر سکیں گے۔

۲۔ دنیا میں مختلف عقیدے رکھنے والے لوگ موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام دوسروں تک پہنچانا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے لیکن کسی کو اس کا مذہب چھوڑنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارا دین ہمیں سکھاتا ہے کہ دوسروں کو عقیدے پر قائم رہنے کا حق ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ''ترجمہ: دین میں جبر نہیں کیا جائے گا'' بلاشبہ اسلام غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے جب تک کہ وہ ریاست کے وفادار رہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں بیت المقدس کے مسیحیوں کو واضح طور پر بتایا گیا کہ ان کی عبادت گاہوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔

رواداری مومن کی اہم صفت ہے۔ میثاق مدینہ کے وقت مدینہ منورہ میں مسلمانوں کے علاوہ یہودی اور مشرک بھی آباد تھے۔ انھیں مکمل مذہبی آزادی دی گئی تھی۔

نبی کریمؐ نے فرمایا: جس نے کسی ذمّی معاہد (غیر مسلم شہری) کو ہلاک کیا، وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا۔

باب نمبر : چہارم

عفو و درگزر اور رحم دلی

مشق

ا۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

ا۔ (ج)

۲۔ (ا)

۳۔ (ا)

۴۔ (ب)

۵۔ (ا)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

ا۔ معاف

۲۔ عفوودرگزر

۳۔ ظلم وستم

۴۔ عزت

۵۔ عفوودرگزر

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

ا۔ عفوودرگزر کا مطلب ہے کسی شخص کی غلطی یا زیادتی پر اسے معاف کر دینا اور درگزر کا کا مطلب ہے کسی کی غلطی کو نظر انداز کرنا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: ''لوگوں کو چاہیے کہ وہ درگزر سے کام لیں۔'' ارشادِ ربانی ہے: ''اور (لوگوں) کو چاہیے کہ ایک دوسرے کو) معاف کر دیں اور درگزر کیا کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

۳۔ نبیؐ نے فرمایا: ''جو شخص نرم عادات سے محروم رہا وہ بھلائی سے محروم رہا۔''

۴۔
- رحم دلی سے ظلم کا خاتمہ ہوتا ہے۔
- عفوودرگزر سے عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔

۵۔ ہمیں آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے دوسروں کے ساتھ رحم دلی سے پیش آنا چاہیے اور ان کی غلطیوں پر انھیں معاف کر دینا چاہئے تا کہ ہمارا معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ بن سکے۔ اسی میں ہماری دنیا وآخرت کی کامیابی ہے۔

۴۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

ا۔ عفوودرگزر اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک اہم صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ صفت اپنے بندوں میں بھی دیکھنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نہایت موثر انداز میں عفوودرگزر کا حکم دیا ہے اور یوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لوگوں کو چاہئے کہ وہ درگزر سے کام لیں۔

ارشادِ ربانی ہے۔ ترجمہ: اور (لوگوں) کو چاہیے کہ (ایک دوسرے کو) معاف کر دیں اور درگزر کیا کریں، کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں بخش دے، اور اللہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

حضور اکرمؐ کی پوری زندگی عفودرگزر کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ طائف کے سفر کے دوران جب آپؐ نے طائف کے سرداروں اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے آپؐ کا مذاق اڑایا اور شرارتی لڑکوں نے انہیں پتھر مار مار کر زخمی کر دیا تب بھی

آپؐ نے انہیں معاف کر دیا۔

اوران کے لیے ہدایت کی دعا کی۔ آپؐ نے فرمایا: جو شخص نرم عادات سے محروم رہا وہ بھلائی سے محروم رہا۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم عفوودرگزر اور رحم دلی کو اپنی زندگی میں اپنائیں کیوں کہ اسی میں ہمارے لیے بہت سی کامیابیاں ہیں۔ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسروں کی غلطیوں کو معاف فرما دیتے تھے۔ اسی طرح ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے دوسروں کے ساتھ رحم دلی سے پیش آنا چاہیے اور ان کی غلطیوں پر انھیں معاف کر دینا چاہیے تا کہ ہمارا معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ بن سکے۔ اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

۲۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری زندگی عفوودرگزر کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ طائف کے سفر کے دوران جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کے سرداروں اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دی تو ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑایا اور شرارتی لڑکوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتھر مار مار کر زخمی کر دیا لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا فرمائی۔

فتح مکہ کے بعد کفارِ مکہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلوک عفوودرگزر کی بہترین مثال ہے۔ قریش نے نبیؐ پر طرح طرح کے ظلم وستم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں سخت سے سخت سزا دے سکتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی سے بھی بدلہ نہ لیا اور سب کو معاف کر دیا۔ عفوودرگزر کی ایسی شاندار مثال تاریخ میں کہیں بھی نہیں ملتی۔ آپؐ نے فرمایا: تم اہلِ زمین پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

باب نمبر : چہارم

کفایت شعاری

مشق

۱۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱۔ (ا)

۲۔ (د)

۳۔ (ب)

۴۔ (ا)

۵۔ (ا)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ خرچ

۲۔ کفایت شعاری

۳۔ حرام کمائی

۴۔ خوش حال

۵۔ راحت

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

۱۔ اپنے مال کو ضرورت کے مطابق خرچ کرنا، اعتدال، توازن اور میانہ روی کا راستہ اختیار کرنا اور حد سے تجاوز نہ کرنے کو کفایت شعاری کہتے ہیں۔

۲۔ کفایت شعاری میں مال ضرورت کے مطابق خرچ کیا جاتا ہے۔ اور خرچ نہ کرنے کے وقت پر خرچ نہ کرنے کو بخل کہتے ہیں اور اسلام میں بخل سے منع کیا گیا ہے۔

۳۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: اور کھاؤ اور پیو اور بے جا نہ اڑاؤ کہ اللہ بے جا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

فضول خرچی کے نقصانات:

۴۔
- فضول خرچی انسان کو دوسروں کا محتاج بناتی ہے۔
- فضول خرچ انسان دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے۔
- فضول خرچی انسان کو حرام کمائی پر اکساتی ہے۔

۵۔ ہمیں چاہیے کہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب زندگی گزارنے کے لیے کفایت شعاری اپنائیں نہ فضول خرچی کریں اور نہ کنجوسی کریں اپنی تمام ضروریات کو حدود میں رہتے ہوئے پورا کریں کیوں کہ کفایت شعاری نہ کرنے کی وجہ سے نہ صرف خاندان کی زندگی متاثر ہوتی ہے بلکہ معاشرے پر بھی اس کا بڑا اثر پڑتا ہے۔

کفایت شعاری اپنے مال کو ضرورت کے مطابق خرچ کرنا و اعتدال، توازن اور میانہ روی کا راستہ اختیار کرنا اور حد سے تجاوز کرنا کو کہتے ہیں۔ اسلام انسان کو کفایت شعاری اپنانے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔ ترجمہ: اور کھاؤ اور پیو اور بے جا نہ اُڑاؤ کہ اللہ بے جا اُڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''مومن کے دل میں کنجوسی اور ایمان کبھی اکھٹے نہیں ہو سکتے۔

۴۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

۱۔
- کفایت شعاری اپنانے سے انسان خوش حال ہو جاتا ہے۔
- کفایت شعاری حرام رزق سے بچاتی ہے۔

- کفایت شعاری کرنے والا کبھی تنگ دست نہیں ہوتا۔
- کفایت شعاری سکون اور راحت کا ذریعہ ہے۔
- کفایت شعاری اپنانے سے دوسروں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا پڑتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام کاموں میں میانہ روی سے کام لیتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔
جس نے خرچ کرنے میں اعتدال سے کام لیا، وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔

۲۔
- کفایت شعاری اپنانے سے انسان خوش حال ہو جاتا ہے۔
- کفایت شعاری حرام رزق سے بچاتی ہے۔
- کفایت شعاری کرنے والا کبھی تنگ دست نہیں ہوتا۔
- کفایت شعاری سکون اور راحت کا ذریعہ ہے۔
- کفایت شعاری اپنانے سے دوسروں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا پڑتا۔

باب نمبر : پنجم

ایفائے عہد

مشق

۱۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱۔ (ا)

۲۔ (ا)

۳۔ (ج)

۴۔ (ا)

۵۔ (د)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ پورا کرنا

۲۔ وعدے

۳۔ پابندی

۴۔ بہتری

۵۔ اعتبار

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

ا۔ ایفائے عہد دو لفظوں ایفاء اور عہد سے مل کر بنا ہے ایفاء کے معنیٰ ہیں پورا کرنا اور عہد کے معنیٰ ہیں وعدہ، ایفائے عہد کے معنیٰ ہیں وعدہ پورا کرنا۔

۲۔ فرمان الٰہی: اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے۔

۳۔ • ا) ایفائے عہد سے معاشرے میں عزت بڑھتی ہے۔

• ۲) ایفائے عہد سے معاشرے میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ عہد شکنی کے نقصانات:

۴۔ ا) عہد شکنی کی وجہ سے کوئی اعتبار نہیں کرتا۔

۲) عہد شکنی کی وجہ کاروبار تباہ ہوجاتا ہے۔

۵۔ اسوہ رسول ﷺ سے ایفائے عہد کے بارے میں ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ ہمیں ہر صورت اپنے وعدہ کی پاسداری کرنی چاہیئے۔

۴۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

ا۔ ایفائے عہد کی اہمیت:

اسلام میں ایفائے عہد پر بہت زور دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایفائے عہد کی پابندی کا کئی جگہ حکم دے کر اس کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے متعلق فرمایا۔

(ترجمہ: بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا)۔

ایفائے عہد کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء کرام علیھم السلام کی امتوں کو بھی دیا بنی اسرائیل سے فرمایا: تم اپنا وعدہ پورا کرو میں اپنا وعدہ پورا کروں گا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(ترجمہ: اور وعدہ پورا کیا کرو بے شک وعدے کے بارے میں پوچھا جائے گا)۔ وعدہ پورا کرنا ایمان والوں کی صفت ہے اور وعدہ خلافی کرنا منافق کی نشانی ہے جو شخص اپنے وعدے کا خیال نہیں رکھتا نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ دین سے محروم ہو جاتا ہے۔

۲۔ حضرت محمدؐ کے اسوۂ حسنہ سے ایفائے عہد کی مثالیں:

نبی کریمؐ نے ہمیشہ وعدہ کی پابندی کی اور اس کی گواہی آپؐ کے دشمنوں نے بھی دی۔

قیصر روم کے دربار میں ابوسفیان سے نبی کریمؐ کے متعلق جو سوالات کیے گئے ان میں سے ایک سوال یہ تھا۔

آپؐ وعدہ پورا کرتے ہیں؟ اس کے جواب میں ابوسفیان نے جواب دیا۔ اور کہا کہ آپؐ نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔ ابو رافع ایک غلام تھے کفار کی طرف سے سفیر بن کر مدینہ منورہ آئے انہوں نے جب آپؐ کو دیکھا تو اتنے متاثر ہوئے کہ آپؐ سے درخواست کی کہ انھیں مدینہ منورہ میں رہنے دیا جائے۔

آپؐ نے فرمایا میں وعدہ خلافی نہیں کرتا اور قاصدوں کو اپنے پاس نہیں روک سکتا۔ تم واپس جاؤ اور اگر وہاں بھی تمہارے دل میں اسلام کے متعلق یہی جذبہ رہے تو واپس آ جانا، ابو رافع واپس آ گئے اور اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ اسی طرح غزوہ بدر کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد کم ہونے کی صورت میں مجاہدین کی سخت ضرورت تھی۔ لڑائی سے پہلے جنگ سے پہلے دو صحابہ کرامؓ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ کہ اے اللہ کے نبیؐ ہم مکہ مکرمہ واپس آ رہے تھے کہ راستے میں ہمیں کفار نے روک لیا اور اس شرط پر رہا کیا کہ ہم لڑائی میں حصہ نہیں لیں گے۔ مگر یہ مجبوری کا عہد تھا ہم جنگ میں آپؐ کا ساتھ ضرور دیں گے۔ جس پر آپؐ نے انہیں روک دیا اور عہد کی پاسداری کا حکم دیا۔

باب نمبر : پنجم

اسلامی اخوت

مشق

۱۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱۔ (ا)

۲۔ (ج)

۳۔ (ب)

۴۔ (ا)

۵۔ (ا)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ اخوت

۲۔ بھائی چارہ

۳۔ مزید مضبوط

۴۔ اخوت

۵۔ فرد

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

ا۔ اسلامی اخوت سے مراد اسلامی بھائی چارہ ہے۔یعنی سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

۲۔ ترجمہ: مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

۳۔ اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی جان، مال، عزت، و آبرو کی حفاظت کرے، اپنے بھائی کی ضرورت کا خیال رکھے اور ہر ممکن طریقے سے اس کی مدد کرے اسلامی عبادات رشتہ اخوت کو مزید مضبوط کرتی ہیں۔

۴۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل اہل عرب ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔آپ ﷺ نے انھیں بھائی بھائی بنا دیا۔ہجرت مدینہ کے موقع پر آپ ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت کا مضبوط رشتہ قائم کیا۔آپؐ نے ارشاد فرمایا:''مسلمان آپس میں ایک عمارت کی مانند ہیں جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔''

۵۔ اسلامی اخوت ہمیں مل جل کر رہنے کا درس دیتا ہے تا کہ ہم مسلمان بھائی بھائی بن کر رہیں جس سے ہمارے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں اور ایک مضبوط امت کا تصور پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

ا۔ اسلامی اخوت سے مراد اسلامی بھائی چارہ ہے۔یعنی سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔جب کوئی شخص مسلمان ہوتا ہے تو اس کا دوسرے مسلمان کے ساتھ اخوت کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

ترجمہ: مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔اسلامی اخوت کا رشتہ مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرتا ہے۔اسلامی اخوت کی وجہ سے ایک مسلمان خواہ کسی بھی قبیلے سے تعلق رکھتا ہو، کسی بھی رنگ و نسل کا ہو اس کا دوسرے مسلمانوں کے ساتھ بھائی چارے کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔

اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی جان، مال، عزت و آبرو کی حفاظت کرے، اپنے بھائی کی ضرورت کا خیال رکھے اور ہر ممکن طریقے سے اس کی مدد کرے اسلامی عبادات رشتہ اخوت کو مزید مضبوط کرتی ہیں۔

نبی کریم نے ارشاد فرمایا۔

مسلمان آپس میں ایک عمارت کی مانند ہیں جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔

۲۔ اسلامی اخوت کے فوائد:

- اسلامی اخوت اللہ تعالیٰ کی کی مدد حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔
- اسلامی اخوت سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔
- اسلامی اخوت مسلمانوں کے اتحاد اور اتفاق کی علامت ہے۔
- اسلامی اخوت سے مضبوط امت کا تصور پیدا ہوتا ہے۔
- اسلامی اخوت سے ایثار کا جذبہ اجاگر ہوجاتا ہے۔
- اسلامی اخوت اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔
- اسلامی اخوت میں مسلمانوں کی ترقی اور خوش حالی کا راز پوشیدہ ہے۔

باب نمبر : پنجم

چغل خوری

مشق

۱۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱۔ (ا)

۲۔ (ا)

۳۔ (ا)

۴۔ (ا)

۵۔ (ا)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ اِدھر کی بات اُدھر کرنا

۲۔ ناراض

۳۔ جنت

۴۔ برائی

۵۔ چغل خوری

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

۱۔ چغل خوری سے مراد کسی کی کوئی ایسی بات کسی دوسرے کو بتانا جو اسے اس شخص سے بدگمان کر کے باہمی تعلقات خراب کر دے چغل خوری کہلاتی ہے۔

۲۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

ترجمہ: اور کسی ایسے شخص کی باتوں میں نہ آجائے جو بہت قسمیں کھانے والا، بے وقعت شخص ہے۔ طعنے دینے کا عادی ہے، چغلیاں لگاتا پھرتا ہے۔

۳۔ چغل خوری سے اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوتا ہے۔ نبی کریمؐ نے بھی چغل خوری کو سخت ناپسند کیا اور چغل خور کو بدترین شخص قرار دیا۔ آپؐ نے فرمایا: ''چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

۴۔ ''ترجمہ: چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

۵۔ ہمارا دین اسلام چغل خوری کو سخت ناپسند کرتا ہے۔ اس لیے کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص آپ سے کسی کی چغلی کھاتا ہے تو اس کی بات مان کر اس کی تائید مت کریں۔

۴۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

۱۔ چغل خوری سے مراد کسی کی کوئی ایسی بات کسی دوسرے کو بتانا ہے جو اسے اس شخص سے بدگمان کر کے باہمی تعلقات خراب کر دے چغل خوری کہلاتی ہے۔ چغل خوری ایک بڑا گناہ ہے۔ قرآن مجید میں اس کے بارے میں ارشاد ہے۔ ترجمہ: ''اور کسی ایسے شخص کی باتوں میں نہ آجانا جو بہت قسمیں کھانے والا، بے وقعت شخص ہے، طعنے دینے کا عادی ہے، چغلیاں لگاتا پھرتا ہے۔''

چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔ ہمارا دینِ اسلام چغل خوری کو سخت ناپسند کرتا ہے۔ اس لیے کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص آپ سے کسی کی چغلی کھاتا ہے تو اس کی بات مان کر اس کی تائید مت کریں۔

۲۔ چغل خور کے نقصانات:

- چغل خوری سے معاشرے میں بے یقینی پیدا ہوتا ہے۔
- چغل خوری سے نفرت پڑھتی ہے۔
- چغل خوری سے بے چینی بڑھنے لگتی ہے۔
- چغل خوری سے برائی بڑھتی ہے۔
- چغل خوری بغض اور دشمنی پیدا کرتی ہے۔

باب نمبر : ششم

حضرت داوٗدؑ

مشق

۱۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱۔ (د)

۲۔ (ب)

۳۔ (ب)

۴۔ (ج)

۵۔ (ج)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ بادشاہت

۲۔ نیکی

۳۔ روزی

۴۔ آواز

۵۔ زرہیں

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

۱۔ حضرت داوٗدعلیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔

۲۔ حضرت داوٗدعلیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗدؑ کو الہامی کتاب زبور نازل فرمائی۔

۳۔ i) حضرت داوٗدعلیہ السلام کثرت عبادات اور نیکی کے کاموں میں اپنی مثال آپ تھے۔

ii) آپ علیہ السلام اپنے ہاتھ سے محنت کرتے اور روزی کماتے تھے۔

۴۔ آپ ؐ نے فرمایا: حضرت داوٗدعلیہ السلام پر زبور کی قرائت بہت آسان کر دی گئی۔ حضرت داوٗدعلیہ السلام اپنی سواری پر زین کسنے کا حکم دیتے اور زین کسنے سے پہلے ہی پوری زبور پڑھ لیتے۔

۵۔ جب آپ علیہ السلام زبور کی تلاوت کرتے یا اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح بیان فرماتے تو انسان، پرندے اور پہاڑ بھی آپ علیہ السلام کے ساتھ حمد و ثنا میں شریک ہو جاتے۔

۴۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد کو بہت سے معجزات عطا فرمائے۔

- حضرت داوّد علیہ پرندوں کی گفتگو کو سمجھ لیتے تھے۔
- حضرت داوٗد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا اور فولاد موم کی طرح نرم ہوجاتا تھا۔
- سخت مشقت اور آلات کے بغیر آپ علیہ السلام اس نرم لوہے سے زرہیں بنالیتے تھے۔
- اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد کو نہایت خوب صورت اور مُترنّم آواز عطا فرمائی تھی۔
- جب آپ علیہ السلام زبور کی تلاوت کرتے یا اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح بیان فرماتے تو انسان، پرندے اور پہاڑ بھی آپ علیہ السلام کے ساتھ حمد و ثنا میں شریک ہوجاتے۔

۲۔ حضرت داوّد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ہیں۔آپ علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے حضرت داوّد کو ''الہامی'' کتاب زبور مقدس عطا فرمائی۔

حضرت داوٗد علیہ السلام کثرت عبادت اور نیکی کے کاموں میں اپنی مثال آپ تھے بادشاہ ہونے کے باوجود آپ علیہ السلام نہایت سادہ مزاج تھے۔آپ علیہ السلام اپنے ہاتھ سے محنت کرتے اور روزی کماتے تھے۔

آپ علیہ السلام نے ستر (70) سال حکومت کی آپ علیہ السلام نے ((100 سال عمر پائی۔

آپ علیہ السلام کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ رزق حلال کے لیے کوئی جائز پیشہ اختیار کرنا انبیاء علیہ السلام کا مقدس طریقہ ہے۔

محنت، صبر، انصاف اور توکل اُللہ اپنا کر انسان دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔

باب نمبر : ششم

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

مشق

۱۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱۔ (ب)

۲۔ (ب)

۳۔ (ج)

۴۔ (د)

۵۔ (ا)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ بنی اسرائیل

۲۔ انجیل مقدس

۳۔ حضرت مریم علیہ السلام

۴۔ زندہ

۵۔ مردوں

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام حضرت مریم علیہ السلام تھا۔ آپ عبادت گزار اور نیک خاتون تھیں۔

۲۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی آمد سے قریباً 574 سال پہلے آپ علیہ السلام فلسطین کے علاقے ''بیت اللحم'' میں پیدا ہوئے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو الہامی کتاب ''انجیل مقدس'' عطا فرمائی۔

۴۔ آپ علیہ السلام فلسطین کے علاقے ''بیت اللحم'' میں پیدا ہوئے۔

۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں۔ آپ علیہ السلام کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم دین کا کام اخلاص سے کریں اور مشکلات اور پریشانیوں سے ہرگز نہ گھبرائیں۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی ہر حال میں مدد کرتا ہے اور انھیں کبھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔ جو لوگ دین کی خاطر سختیاں برداشت کرتے ہیں انھیں آخرت میں کامیابی ملے گی اور وہ اپنے رب کی بارگاہ میں سرخرو ہوں گے۔

۴۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بچپن میں اپنی والدہ کی گود میں لوگوں سے باتیں کیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ذکر ہے:

ترجمہ: اس نے کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے اور میں جہاں ہوں اور (جس حال میں ہوں) مجھے صاحب برکت کیا ہے اور جب تک میں زندہ ہوں مجھ کو نماز اور زکوۃ کا ارشاد فرمایا ہے مجھے اپنی والدہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا (بنایا) ہے اور سرکش و بد بخت نہیں بنایا اور جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا مجھ پر سلام (و رحمت) ہے۔ (سورۃ مریم، آیت 30,33)

۲۔ معجزات

- آپ علیہ السلام مٹی کا پرندہ بنا کر اس میں پھونک مارتے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اڑنا شروع کر دیتا۔
- آپ علیہ السلام پیدائشی اندھے اور کوڑھ کے مریض کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفایاب کر دیتے۔
- آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے۔

- آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں کو بتا دیتے تھے کہ وہ کیا کھا کر آئے ہیں اور ان کے گھروں میں کیا کچھ موجود ہے۔

سرگرمیاں برائے طلبا

ا۔ اساتذہ کرام کی مدد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چار معجزات لکھیں اور رنگ بھریں۔

- آپ علیہ السلام مٹی کا پرندہ بنا کر اس میں پھونک مارتے تو اللہ کے حکم سے وہ اڑنے لگتا۔
- آپ علیہ السلام پیدائشی اندھے اور کوڑھے کو اللہ کے حکم سے شفایاب کر دیتے۔
- آپ علیہ السلام اللہ کر حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے۔
- آپ علیہ السلام اللہ کے حکم سے لوگ کیا کھا کر آئے ہیں اور ان کے گھر کیا موجود ہے بتا دیا کرتے تھے۔

باب نمبر : ششم

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مشق

ا۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

ا۔ (د)

۲۔ (ج)

۳۔ (ج)

۴۔ (ا)

۵۔ (ج)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

ا۔ حضرت فاطمہؓ

۲۔ حسن اور حسین

۳۔ بچپن

۴۔ علاقے

۵۔ نجف

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

۱۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ’’فاتح خیبر‘‘ اور ’’اسد اللہ‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ کا شیر کہا جاتا ہے۔

۲۔ غزوہ خیبر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشہور یہودی سردار ’’مرحب‘‘ کو پہلے وار میں قتل کر دیا تھا، جس کی وجہ سے یہودیوں کا مضبوط قلعہ ’’ناعم‘‘ فتح ہوا۔

۳۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت تقریباً چار سال نو ماہ ہے۔

۴۔ مباہلے میں نبی کریم کے ساتھ اہل بیعت والے تھے۔

۵۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 21 رمضان المبارک کو شہید ہوئے۔

۴۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

۱۔ حضرت علی المرتضیٰ کی خدمات:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت تقریباً چار سال نو ماہ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دور اندیشی اور حکمت عملی سے مدینہ منورہ میں امن قائم کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک کی حفاظت کے لیے بڑی اور چھوٹی چھاؤنیاں قائم کیں۔ دریائے فرات پر ایک پل تعمیر کروایا۔ قلعے اور مساجد تعمیر کروائے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت المال کی حفاظت کا اہتمام کیا۔ قاضیوں کو دین حق کے مطابق فیصلے کا حکم دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدل و انصاف سے متاثر ہو کر کئی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے علاقے فتح کیے اور اسلامی ریاست کو وسعت دی۔

۲۔ حضرت علی المرتضیٰ کا سیرت و کردار

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن ہی سے پاکیزہ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے حد سخی، فیاض اور ایثار کرنے والے تھے۔ نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت و دیانت میں بے مثال تھے۔ شجاعت و بہادری حضرت علی کی ذات کی سب سے نمایاں خوبی تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام غزوات میں بہادری کے خوب جوہر دکھائے، جن میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفار مکہ کے نامی گرامی سرداروں کو جہنم واصل کیا۔ غزوہ خیبر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشہور یہودی سردار ’’مرحب‘‘ کو پہلے وار میں قتل کر دیا تھا، جس کی وجہ سے یہودیوں کا مضبوط قلعہ ’’ناعم‘‘ فتح ہوا۔ اسی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ’’فاتح خیبر‘‘ اور ’’اسد اللہ‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ کا شیر اور حیدر کہا جاتا ہے۔

باب نمبر : ششم

صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیھم

مشق

۱۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱۔ (ج)

۲۔ (ب)

۳۔ (د)

۴۔ (ب)

۵۔ (ب)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ تبلیغ

۲۔ ایران

۳۔ محمد

۴۔ خدمت خلق

۵۔ شخصیت

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

۱۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو میانہ روی اختیار کرنے اور غرور وتکبر سے دور رہنے کا درس دیا۔

۲۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند مشہور تصانیف مفاتیح الغیب اور غُنیۃ الطالبین ہیں۔

۳۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک صوفی شاعر کے طور پر مشہور ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد اور لقب ''جلال الدین'' ہے۔

۴۔ شریعت اور سنت کی تبلیغ کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سندھ کے علاوہ شمالی پنجاب، بلوچستان، رَن کچھ اور راجستھان تک سفر کیے۔

۵۔ حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ مشہور صوفی بزرگ اور ولی اللہ تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام علی کنیت ابوالحسن اور والد کا نام عثمان ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ 400 ہجری میں افغانستان کے شہر غزنی میں پیدا ہوئے۔

۴۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی:

۱۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار عظیم صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہ میں ہوتا ہے۔آپ رحمۃ اللہ

علیہ 470ہجری میں ایران کے صوبے جیلان میں پیدا ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبدالقادر، کنیت ابو اور لقب ''محی الدین''، شیخ الاسلام'' اور تاج العافین'' ہے۔شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید حفظ کیا اور پھر دیگر اسلامی علوم حاصل کیے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور کے عظیم فقیہ تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند مشہور تصانیف مفاتح اور غنیۃ الطالبین ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس برس تک لوگوں کی اصلاح کا کام سرانجام دیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ 561ہجری میں 89 سال کی عمر میں وفات پائی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار بغداد میں ہے۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ مشہور صوفی بزرگ اور ولی اللہ تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام علی کنیت ابوالحسن اور والد کا نام عثمان ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ 400ہجری میں افغانستان کے شہر غزنی میں پیدا ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک باعمل انسان تھے۔حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصانیف ''کشف المحجوب'' اور ''کشف الاسرار'' ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 465ہجری میں لاہور میں وفات پائی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار لاہور میں ہے۔

۲۔ برصغیر پاک وہند میں صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت و کردار نہایت اہم ہے صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے احکامات کی پابندی کرتے ہیں۔اور دوسروں کو بھی اسکی تعلیم دیتے ہیں۔صوفیا کرام رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت وتبلیغ ہے۔اس سلسلے میں انھوں نے دور دراز علاقوں میں سفر کیا۔ صوفیاء کرام رحمۃ اللہ علیہ نے محبت اور رواداری کا درس دیا۔

صوفیاء کرام کی زندگی سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ پر عمل کرنے کی تلقین ملتی ہے اور محبت اور روادی کا درس ملتا ہے۔

باب نمبر :ہفتم

حادثات سے بچنے کی تدابیر

مشق

۱۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱۔ (ا)

۲۔ (ب)

۳۔ (ج)

۴۔ (د)

۵۔ (ج)

۲۔ خالی جگہ پر کیجیے۔

۱۔ تحفظ

۲۔ بقاء

۳۔ اجتناب

۴۔ مین سوئچ

۵۔ صابن

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

۱۔ حادثات سے بچنے کے لیے ٹریفک کے قوانین کی پابندی ضروری ہے۔

۲۔ تجاوزات کی وجہ سے بازاروں، سڑکوں اور مارکیٹوں میں ٹریفک جام ہو جاتی ہے۔جس سے قیمتی وقت کا ضیاع ہوتا ہے۔لوگوں کو منزل مقصود تک پہنچنے کے لیے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس لیے تجاوزات سے اجتناب کرنا چاہیئے اور دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرنی چاہییں۔

۳۔ اگر کسی کو سانپ ڈس لے تو اس کے زہر کو جسم میں پھیلنے سے روکنے کے لیے متاثرہ حصے کو تھوڑا سا اوپر یا نیچے کپڑے سے باندھ دیں اس جگہ کو تیز دھار چاقو سے چیر لگا کر خون بہنے دیں تاکہ خون نکل جائے۔زخم کو صابن سے اچھی طرح دھوئیں اور برف لگائیں اور مریض کو جلد از جلد ہسپتال پہنچانے کی کوشش کریں۔

۴۔ نبی کریم ﷺ نے انسانی جان کی حفاظت کے بارے میں فرمایا۔ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت و آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

۵۔ ہمیں چاہیئے کہ اگر ہمیں کوئی حادثہ پیش آ جائے تو اس پر صبر کریں اور چیخ و پکار نہ کریں۔لوگوں کی زیادہ سے زیادہ مدد کرنے کی کوشش کریں۔متاثرہ شخص کو ابتدائی طبی امداد دیں اور فوراً ہسپتال پہنچانے کا انتظام کریں۔متاثرہ شخص کے گھر والوں کو اطلاع دیں اور اس مشکل وقت میں اس کا ساتھ دیں۔

۴۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

۱۔ انسانی جان کے تحفظ کے لیے اسلام کی تعلیمات واضح ہیں۔اسلام میں ایک جان کو بغیر کسی وجہ سے قتل کرنے کو تمام انسانیت کا قتل قرار دیا ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: جس نے کسی ایک جان کو کسی جان کے بغیر یا ملک میں فساد کرنے کے بغیر قتل کیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا اور جس نے (کسی ایک کو) زندہ رکھا اس نے تمام لوگوں کو زندہ رکھا: نبی کریم ﷺ نے انسانی جان کی حفاظت کے بارے میں فرمایا۔ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت و آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ارشاد ربانی ہے: ترجمہ: اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

۲۔ عصر حاضر میں ناگہانی صورتوں میں اپنے تحفظ کی تدابیر

- اگر کسی کو کرنٹ لگ جائے تو فوراً مین سوئچ بند کر دیں۔ متاثرہ شخص کو ہاتھ مت لگائیں۔ اسے جس چیز سے کرنٹ لگا ہو اسے لکڑی سے ہٹائیں۔ متاثرہ شخص کے کپڑے ڈھیلے کر دیں اور اسے تازہ ہوا میں سانس لینے دیں۔ اسے نیم گرم دودھ پینے کے لیے دیں، اگر متاثرہ شخص کی حالت خراب ہو تو اسے ہسپتال پہنچائیں۔
- اگر کسی کے کپڑوں میں آگ لگ جائے تو اسے فوراً کسی کمبل یا موٹے کپڑے سے ڈھانپ دیں۔ متاثرہ شخص پر پانی مت ڈالیں۔ جلے ہوئے شخص کے گرد جمع نہ ہوں۔ جلی ہوئی جگہ پر زیتون یا ناریل کا تیل لگائیں۔ اگر کپڑا جسم کے ساتھ جڑ جائے تو اسے اتار دیں۔
- سوئی گیس یا ایل پی جی کی لیکج کے باعث اگر دم گھٹنے لگے تو فوراً اس جگہ سے نکلنے کی کوشش کریں۔ اگر متاثرہ شخص بے ہوش ہو جائے اسے فوراً ہسپتال پہنچائیں۔ سردی کے موسم میں کمرے میں گیس ہیٹر مت جلا کر سوئیں بلکہ گیس کی سپلائی کو بند کر دیں۔
- اگر کسی کو کتا کاٹ لے تو اس جگہ صابن سے اچھی طرح دھوئیں اور اگر خون بہہ رہا ہو تو اسے بہنے دیں اور متاثرہ شخص کو فوراً ہسپتال پہنچائیں۔
- اگر کسی کو سانپ ڈس لے تو اس کے زہر کو جسم میں پھیلنے سے روکنے کے لیے متاثرہ حصے کو تھوڑا سا اوپر یا نیچے کپڑے سے باندھ دیں اس جگہ کو تیز دھار چاقو سے چیر لگا کر خون بہنے دیں تاکہ خون نکل جائے۔ زخم کو صابن سے اچھی طرح دھوئیں اور برف لگائیں اور مریض کو جلد از جلد ہسپتال پہنچانے کی کوشش کریں۔

ناگہانی آفات سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ پانچ تدابیر لکھیں۔

(1) ٹریفک قوانین کی پابندی کریں۔

(2) کرنٹ لگنے کی صورت میں سوئچ بند کر دیں۔

(3) آگ لگنے کی صورت میں بھاری کپڑے سے ڈھانپ دیں۔

(4) سوئی گیس وغیرہ لیکیج کی صورت میں فوراً جگہ چھوڑ دیں۔

(5) سر پر چوٹ لگنے کی صورت میں کپڑا ٹھنڈے پانی میں بھگو کر زخم پر رکھیں۔

باب نمبر :ہفتم

مشق

۱۔ درست جواب کا انتخاب کیجئے۔

۱۔ (ج)

۲۔ (ا)

۳۔ (ج)

۴۔ (ب)

۵۔ (ب)

۲۔ خالی جگہ پر کیجئے۔

۱۔ تحفہ

۲۔ آکسیجن

۳۔ سیلاب

۴۔ کاٹنے

۵۔ پانی

۳۔ مختصر جواب دیجیے۔

۱۔ اگر تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا ہو اور قیامت آجائے تو اس سے پہلے تم وہ پودا ضرور لگاؤ۔

۲۔ اسلام میں پودوں اور درختوں کی حفاظت کرنے اور انھیں کاٹنے سے منع کیا گیا ہے اور نئے درخت لگانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ دین اسلام نے شجر کاری کو بہترین خدمت اور صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔

۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: جو مسلمان درخت بوئے یا فصل بوئے پھر اس میں جو پرندہ یا انسان یا چوپایہ کھائے تو وہ اس کی طرف سے صدقہ شمار ہوگا۔ (صحیح مسلم، حدیث:3973)

۴۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم نئے پودے اور درخت لگائیں اور جو پودے اور درخت پہلے سے لگے ہیں ان کی حفاظت کریں۔ پودوں اور درختوں کو باقاعدگی سے پانی دیں۔ ان کی کانٹ چھانٹ بروقت کریں اور ان کی دیکھ بھال کریں۔

۵۔ پودوں اور درختوں کو باقاعدگی سے پانی دیں۔ ان کی کانٹ چھانٹ بروقت کریں اور ان کی دیکھ بھال کریں۔ اضافی جڑی بوٹیوں کو بروقت تلف کریں، کیڑے مار سپرے کا استعمال کریں تاکہ پودوں اور درختوں کو نقصان نہ پہنچ سکے اور ان کی خوب صورتی برقرار رہے۔

۴۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

ا۔ پودوں اور درختوں کی حفاظت اور استعمال کے حوالے سے اسلامی تعلیمات

اسلام میں پودوں اور درختوں کی حفاظت کرنے اور انھیں کاٹنے سے منع کیا گیا ہے اور نئے درخت لگانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ دین اسلام نے شجر کاری کو بہترین خدمت اور صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔

اگر تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا ہو اور قیامت آجائے تو اس سے پہلے تم وہ پودا ضرور لگاؤ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: جو مسلمان درخت بوئے یا فصل بوئے پھر اس میں جو پرندہ یا انسان یا چوپایہ کھائے تو وہ اس کی طرف سے صدقہ شمار ہوگا۔ (صحیح مسلم، حدیث: 3973)

درخت اور پودے لگانا سنت نبوی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے کھجور کے پودے لگائے اور اپنی امت کو بھی شجر کاری کی تلقین فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس کے پاس زمین ہو اسے اس زمین میں کاشت کاری کرنی چاہیئے، اگر وہ خود کاشت نہ کر سکتا ہو تو اپنے کسی مسلمان بھائی کو دے، تاکہ وہ کاشت کرے۔ (صحیح مسلم، حدیث: 3971)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم زیادہ سے زیادہ پودے اور درخت لگاتے تھے۔ مسلمانوں نے شجر کاری میں گہری دل چسپی لی اور اسے بطور فن اپنایا۔

۲۔ پودوں اور درختوں سے حاصل ہونے والے فوائد

پودوں اور درختوں سے درج ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

- پودے اور درخت ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ اور انسان کو صاف وشفاف ہوا فراہم کرنے کا ذریعہ ہیں۔
- پودے اور درخت درجہ حرارت میں کمی لاتے ہیں اور ماحول کو خوش گوار بناتے ہیں۔
- پودوں اور درختوں سے انسانوں اور جانوروں کو غذا حاصل ہوتی ہے۔
- شہد کی مکھیاں مختلف پودوں اور درختوں سے رس چوس کر شہد بناتی ہیں۔
- درختوں پر چرند اور کئی حیوانات اپنے مسکن بناتے ہیں۔
- پودے اور درخت سایہ فراہم کرتے ہیں۔
- درختوں سے پھل حاصل ہوتے ہیں۔
- پودوں سے غلہ اور اناج حاصل ہوتا ہے۔
- درخت سیلاب کی تباہ کاریاں روکنے میں مدد دیتے ہیں۔
- پودوں اور درختوں سے کائنات کا قدرتی حسن دوبالا ہوتا ہے۔

- درخت جان داروں کو آکسیجن فراہم کرتے تھے۔
- درختوں سے ہواؤں کی رفتار میں اعتدال پیدا ہوتا ہے۔
- درخت فضائی آلودگی کا سبب بننے والے ہر طرح کے جراثیم کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں۔